



خودی

بقلم ردا مریم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی بھی شے کی مقدار حد سے زیادہ ہونا نقصان دہ ہے، محبت کی شدت ہو یا نفرت کی آگ دل اور دماغ دونوں کی ہی نقصان پہنچاتی ہیں۔

میرے ساتھ بھی یہی ہوا تھا، کیونکہ میں بچپن سے ہی ہر چیز کو ایکسٹریم لیول پر کرنے کی عادی تھی، پھر چاہے وہ دوستی ہو، محبت ہو یا پھر کسی سے نفرت۔

بچپن میں اماں ابا کی بے انتہا محبت اور لالہ کے لاڈ نے اتنا ضدی بنا دیا کہ ہر من چاہی چیز کو حاصل کرنے کا جنون سر چڑھ گیا۔ بچپن میں تو ضد سے ہر چیز کو حاصل کر لیا۔ لیکن جب بڑی ہوئی تو پتہ چلا کہ ہر چیز حاصل نہیں کی جاسکتی۔ کچھ چیزیں ہمارے لیے ہوتی ہی نہیں ہیں۔ پھر چاہیے ہم سر دیوار پر ماریں یا ماں باپ سے روٹھ کر بیٹھ جائیں۔ وہ ہمیں نہیں حاصل ہوتیں۔

خوشخبری راکٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

میری بچپن کی دو ہی دوستیں تھیں، جنہیں میں اور مجھے وہ جان سے زیادہ عزیز تھیں۔ مجھے ان سے بہت محبت تھی اور میرے دل میں ان کا مقام بہت وسیع تھا۔

وہ بھی مجھے بہت محبت اور لاڈ سے رکھتی تھیں۔ جیسے میرے ماں باپ اور بھائی نے رکھا تھا۔

اور پھر میرا ان لوگوں کے لئے والہانہ پن انہیں اور میرے قریب کر دیتا تھا۔ وہ دونوں اکثر مجھے سمجھاتی تھیں کہ اتنی شدت اچھی نہیں ہوتی۔ لیکن میں نا سمجھ انہیں جھڑک دیتی اور بس اتنا ہی کہتی۔

جو مجھے چاہئے وہ چاہیے۔ جس کی تمنا میں نے کر دی، وہ مجھے حاصل ہو کر رہے گا۔ پھر وہ محبت سے ہو یا ضد سے۔

اور میرے اس جواب پر وہ دونوں صرف سر جھٹک کر رہ جاتیں۔

میری ڈگری پوری ہونے والی تھی، اور میں نے پاکستان سے باہر جانے کا فیصلہ گھر والوں کو سنا دیا تھا۔ ابو تو بہت ناراض ہوئے تھے لالہ اور امی نے بھی کچھ اچھا رسپانس نہیں دیا تھا۔ لیکن میں تھی اپنی نام کی ضدی اور مجھے یقین تھا کہ میں ان لوگوں کو منالوں گی۔

میں نے باہر جانے کی تیاریاں بھی شروع کر دی تھیں۔ لیکن قسمت کو شاید کچھ اور منظور تھا، یا پھر میری انا اور ضد کو ٹوٹنا تھا۔ میرے رزلٹ والے دن میرے ابو کو دل کا دورہ پڑ گیا، اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے

میرے لیے یہ خبر کسی طوفان سے کم نہ تھی۔ باپ کو کھو دینے کا غم میرے لئے بہت بھاری تھا۔ امی اور لالہ نے مجھے سنبھالا یا میں نے انہیں مجھے سمجھ نہیں آئی۔ لیکن میں اپنے ابو کو اپنے سامنے کفن میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ میں نے چوبیس سالوں میں زندگی کا یہ والا پہلو تو کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میرے ساتھ ایسا حادثہ پیش آئے گا کہ میں اپنے باپ کو اپنے سامنے خود سے دور جاتا ہوا دیکھوں گی۔ اس دن مجھے لگا کہ میری ذات تو کچھ بھی نہیں، میں تو صرف ایک مٹی کا پتلا اور جس میں روح اللہ کی مرضی سے ہے، اور جب وہ چاہے اس جاندار جسم کو بے جان کر دے۔ اس دن مجھے احساس ہوا کہ دنیا تو صرف دھوکہ ہے۔ یہ سب کچھ تو عارضی ہے۔ شاید پچھلے چوبیس سال سے اپنے کسی عزیز کو اپنی آنکھوں سے ایسے قبر میں جاتے نہیں دیکھا تھا۔ وہ مقام میرے لیے سبق تھا۔ وہاں سے مجھے فیصلہ کرنا تھا کہ مجھے اب کیا کرنا ہے۔ آگے کی ساری زندگی صرف دنیا کی نظر کرنی ہے، یا اپنے حقیقی مالک سے ملنے کی بھی تیاری کرنی ہے۔ میرے ماں باپ نے مجھے کبھی بتلایا ہے نہیں۔ میں دنیا کی تعلیم میں تو ہمیشہ ٹاپر رہی۔ لیکن دین کے بارے میں تو مجھے کچھ پتہ ہی نہیں۔ میں جو اپنی زندگی کو ہمیشہ سے اپنی مرضی سے چلاتی آئی تھی۔ مجھے جو

ہر چیز پرفیکٹ لگتی تھی۔ مجھے کبھی یہ احساس ہوا ہی نہیں کہ میری تو ایک سانس بھی اللہ کے حکم کی محتاج ہے۔ میں اس مقام پر یکدم لڑکھڑا گئی۔ مجھے لگا تھا کہ شاید میری زندگی کے چوبیس سال میں نے ضائع کر دیے۔ صرف ضد انا اور اپنی بات منوانے میں۔ میں نے جب ہر انسان سے اتنی ایکسٹریم لیول کی محبت کی تو میں اللہ سے کیوں محبت نہ کر سکی؟؟ میرے دل میں یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ میں ہمیشہ کے لئے یہاں نہیں ہوں، میں نے کیوں نہیں سوچا کہ میں ضد کر کہ اپنے عزیزوں سے تو بات منوالیتی تھی۔ اگر یہی میں صرف اللہ سے دعا مانگ لیتی تو؟؟ میں نے تو کبھی اپنے ماں باپ کے لئے دعا نہیں مانگی تھی۔ مجھے تو ہر چیز حاصل تھی، میں تو جا رہی تھی۔ میری زندگی تو (آل سیٹ) تھی۔ مجھے کسی کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

لیکن کیا واقعی مجھے کسی کی ضرورت نہیں تھی؟ کیسی محبت تھی میری بھلا؟ کیا یہ محبت تھی؟ جس میں صرف "میں" ہی "میں" تھی۔

اور صرف محبت تو نہیں، مجھے تو نفرت بھی تھی۔ ہاں بہت سے لوگوں سے، بچپن سے اب تک جس نے میری بات کو ترجیح نہ دی میں نے اس سے نفرت کی، جس کی شدت اتنی کہ اگر وہ میرے سامنے ہوتا تو میں اس کا وجود برداشت نہ کر پاتی۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : 03335586927

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

کیا میری زندگی کا مقصد صرف محبت اور نفرت تھا؟ کیا جو لوگ مجھے پسند تھے، ان سے محبت اور جو ناپسند تھے ان سے نفرت تھا؟ میں نے کبھی کیوں دوسروں کا نہیں سوچا؟ میں نے ہمیشہ صرف اپنا ہی کیوں سوچا؟ میں نا سمجھ تو نہیں تھی۔ نہ میں بچی تھی۔ میں تو ایک پڑھی لکھی لڑکی تھی۔ جسے اچھے برے کی تمیز تھی۔ پھر کیوں میں نہیں سمجھ سکی کچھ؟ پھر کیوں میں نے اپنے آپ کو دلدل میں دھکیلا؟ کیا اس میں میری غلطی ہے؟ یا میرے ماں باپ بھائی دوستوں کی بھی غلطی ہے؟ لیکن انہوں نے تو مجھے ہر قدم پر سمجھایا، میں ہی نہیں سمجھی۔ میں ہی انہیں شٹ اپ کال دیتی رہی۔

کیا میں سمجھنا نہیں چاہتی تھی؟ یا اللہ مجھ سے محبت نہیں کرتا تھا؟ لیکن اللہ تو سب سے محبت کرتا ہے۔ لیکن کیا میں نے کبھی اللہ سے محبت کی تھی؟ ہاں، شاید، پتہ نہیں۔۔۔ میں تو خود سے ہی محبت کرتی رہی۔ اپنی محبت میں اپنی خودی میں سب گنوا دیا۔

کیا اللہ مجھے معاف کرے گا؟ کیا میں اس قابل ہوں کہ اللہ کے سامنے حاضر ہو سکوں؟
کیا میں اللہ کی محبت کے لائق بھی ہوں؟

مجھے کچھ نہیں سمجھ آرہی۔ میں میں میں۔ کچھ بھی نہیں۔ آج میری میں نے مجھے زمین کے
اوپر ہوتے ہوئے بھی زمین سے اندر اندر کہیں دھنس دیا ہے۔ مجھے لگ رہا ہے کہ میری ہر
اگلی سانس آخری ہے۔

آج میری "میں" نے، میری محبت نے میری خود سے محبت نے مجھے دو کوڑی کا کر دیا۔
میرا دل ڈوب رہا ہے اور میرا دماغ وہ تو پھٹنے کو ہے۔ میں کس کو پکاروں۔ ابو کو، امی کو،
لالہ کو، یا اللہ کو؟۔

میں زمین پر بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ رو رو کر میری آنکھیں سو جھ چکی تھیں۔ گرم
سیال اب تک آنکھوں سے رواں تھا۔ اور دماغ صرف ایک نقطے پر منجمد تھا۔

میں کیا کروں کس کو پکاروں۔ تبھی کھڑکی کے پار سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں۔ پوری فضا میں اس وقت اللہ کی بڑائی بیان کی جارہی تھی۔ اور لمحے کے ہزاروں حصے میں ، میں نے فیصلہ کیا مجھے کسے پکارنا ہے۔

میں نے اللہ کو پکارنا ہے۔ میں نے اللہ سے مدد معافی مانگنی ہے۔ وہ مجھے معاف کر دے گا۔ مجھے اللہ سے محبت کرنی ہے۔

میں نے اٹھ کر کمرے کی بتی روشن کی، وضو کیا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئی۔ میری آنکھوں سے مسلسل آنسوؤں بہہ رہے ہیں، لیکن میرے دل کے گوشوں میں سے ڈر اور خوف ختم ہونے لگا ہے، میرا دل مطمئن ہونے لگا ہے۔

اے میرے رب، میرے اللہ۔ میں صرف تجھے پکارتی ہوں، میں تجھ ہی سے مدد مانگتی ہوں، میرے رب مجھے معاف کر دے۔ میرے دل میں تیری محبت ڈال دے۔ میرے اب تک کئے گئے گناہوں کی معافی دے دے۔ میری ضد اور انا کی وجہ سے اب تک جو بھی میں نے کیا اس کو معاف کر دے۔

میرے اللہ۔۔ تو مجھے سن رہا ہے۔ تو اپنی اس ناچیز بندی کو معاف کر دے۔ میرے دل میں صرف تیری محبت ڈال دے۔ جو میرے دل اور دماغ کو سکون دے۔ جو مجھے میری آنے والی زندگی میں راحت نصیب کرے۔ جو مجھے میری خودی سے نکال کر تیری ذات کی شکر گزاری نصیب کرے۔

جو میری "میں" کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے میرے رب۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد